روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 21 مئی 2014ء 21 رجب 1435 ہجری 21 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 115

تقسیم کرنے کی ہدایت

حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ میں عصر کی نماز نبی ﷺ کی اقتداء میں ادا کی۔ آپؐ نے سلام پھیرا اور آپؐ تیزی سے اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپؐ کی تیز رفتاری سے گھبرا گئے۔ آپؐ ان کے پاس باہر تشریف لائے اور آپؐ نے محسوس کیا کہ ان کو آپ کی تیز رفتاری پر تعجب ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس کچھ خالص سونا پڑا ہے میں نے ناپسند کیا کہ وہ رکا رہے لہٰذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کی ہدایت دی۔

(بخاری کتاب الاذان باب من صلی بالناس فذکر حاجۃ فتخطاھم حدیث :851)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم ﷺ فتح حنین کے بعد بیشمار غنائم تقسیم فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک جگہ بدوؤں نے گھیر لیا اور آپؐ سے اصرار کر کے مانگنے لگے۔ ان کے ہجوم کے باعث پیچھے ہٹتے ہٹتے آپ کی چادر کانٹوں میں الجھ کر رہ گئی۔ آپؐ کمال معصومیت سے ان سے اپنی چادر واپس طلب فرما رہے تھے پھر فرمایا اگر مویشیوں سے بھری ہوئی یہ وادی بھی میرے پاس ہوتی تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے ہرگز بزدل اور بخیل نہ پاتے۔ (بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعۃ فی الحرب)

نبی کریم ﷺ انفاق فی سبیل اللہ میں ہمیشہ ضرورت مند کی خاطر اپنی ضرورت قربان کر کے بھی خدا کی راہ میں دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ کے لباس کی ضرورت دیکھ کر ایک خاتون آپؐ کے لیے ایک خوبصورت چادر لے کر آئیں۔ آپؐ کو پسند آئی اور چونکہ ضرورت بھی تھی آپؐ اندر تشریف لے گئے اور وہ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ ایک صحابی نے اس چادر کی بہت تعریف کی کہ آپؐ کو بہت سجتی ہے اور خوبصورت لگ رہی ہے۔ آپؐ نے اسی وقت پھر پرانی چادر پہن لی اور نئی اس صحابی کو عطا فرما دی۔

(بخاری کتاب الجنائز)

اس ایثار اور انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجے میں آپؐ کے اموال میں برکت بھی بہت عطا ہوتی تھی۔ جس کے نتیجہ میں مزید قربانی کی توفیق ملتی تھی۔ آپؐ اموال کی تقسیم میں اہل خانہ پر بھی دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک دفعہ کچھ قیدی آئے۔ حضرت فاطمہؓ کو پتہ چلا تو ایک خادم مانگنے حاضر ہوئیں اور رسول اللہؐ کو موجود نہ پا کر حضرت عائشہؓ کو اپنی ضرورت بتا کر چلی گئیں۔ رسول اللہؐ تشریف لائے حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی لخت جگر کا پیغام دیا کہ فاطمہ کی کمر خود پانی بھر بھر کر اور مشکیزے اٹھا کر خم ہونے کو آئی ہے اور چکی پیس کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں ان کو ایک خادم کی ضرورت ہے۔ آپؐ اسی وقت صاحبزادی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ قیدی تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو چکے۔ آپ لوگوں کو جو ملا ہے اس پر خدا کی تسبیح اور حمد کرو۔ اور سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب النفقات)

عذاب سے پہلے توبہ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’ہاں اس خاص وقت سے پہلے اگر رجوع کیا جاوے تو البتہ قبول ہوتا ہے ولنذیقنھم ...... یعنی جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُس وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دُنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہا اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کر لیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ و ترک معصیت دعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک و پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اس ہولناک عذاب سے محفوظ رہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہمیشہ مومنوں ہی کو نجات دیا کرتا ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس احمد باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
- مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ

مورخہ 25 مئی 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اداریہ

ایمان کی واپسی اور امانت کے اعلیٰ معیار

ایمان اور امانت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔اس لئے قرآن کریم میں شریعت حقہ کو امانت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ (الاحزاب:73)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

لا ایمان لمن لا امانۃ لہ

جس کو امانت کی ادائیگی کا احساس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔

(مسند احمد حدیث: 11935)

آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ کے متعلق جب یہ فرمایا کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو یہ بھی فرمایا کہ امانت اٹھ جائے گی۔اس وقت قیامت کا انتظار کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من سئل علما)

آپ نے فرمایا:

تم اپنے دین میں سب سے پہلے جس چیز کو گم کرو گے وہ امانت ہے۔

(مسند الشہاب جلد1 صفحہ 155 حدیث نمبر 216)

حضرت مسیح موعود نے پیشگوئیاں کے مطابق جہاں ایمان کو دلوں میں قائم کیا وہاں امانت کے اعلیٰ معیاروں پر بھی اپنی جماعت کو قائم کیا آپ نے بغیر مالک کی اجازت کے مسواک بنانے اور مکان کا تنکا توڑنے کو بھی تقویٰ اور امانت کے خلاف قرار دیا۔

آپ نے جماعت کی جو تربیت فرمائی اس کے نتیجہ میں جماعت نے امانت کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔آیئے چند واقعات ملاحظہ کریں۔

6 جولائی 1939ء کا واقعہ ہے کہ ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول کی جیب سے جبکہ وہ سکول سے اپنے گھر جا رہے تھے۔سوا سو روپیہ کے نوٹ گر گئے۔علم ہونے پر جس قدر تلاش کر سکتے تھے۔انہوں نے کی مگر بے سود کوئی سراغ نہ مل سکا۔یہ نوٹ ملک الطاف خان صاحب کی لڑکی محترمہ عائشہ صاحبہ کو اپنے مکان کے پاس پڑے ہوئے ملے۔انہوں نے اپنی والدہ سے ذکر کیا اور چونکہ علم نہ تھا کس کے ہیں۔اس لئے انتظار میں رہے کہ معلوم ہو تو پہنچا دیں۔انہوں نے اپنے محلّہ کے اعلانات والے بورڈ کو پڑھوایا۔مگر اس پر کوئی اعلان نہ تھا۔عشاء کی نماز کے بعد محلّہ دارالفضل کی بیوت الذکر میں روپوؤں کے گرنے کا اعلان کیا گیا تو محترمہ عائشہ صاحبہ کے بھائی نے سن کر گھر میں جا کر اس کا ذکر کیا۔یہ سنتے ہی محترمہ موصوفہ ملک صاحب کے مکان پر گئیں اور نوٹ ان کے حوالے کر دیئے۔

الفضل لکھتا ہے کہ ملک صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ان کے خاندان کا گزارہ تنگی سے ہو رہا ہے۔لیکن باوجود اس کے یہ دیانتداری نہایت ہی قابل تعریف ہے۔

(الفضل 9 جولائی 1939ء)

ربوہ میں ایک صاحب کے آٹھ لاکھ روپے کے بانڈ گر گئے۔الفضل میں اعلان شائع ہوا تو دوسرے دن مالک کو پہنچا دیئے گئے اور یہ تو بار بار ہوا ہے کہ ربوہ میں گمشدہ اشیاء کے اعلانات سے چیزیں واپس مل جاتی ہیں۔

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لکھتے ہیں۔

1964ء میں راجہ علی محمد صاحب نے چرچ روڈ گجرات پر ایک قطعہ اراضی میاں مشتاق پگانوالہ کو بیچا اور 65 ہزار زبانی بیعانہ وصول کیا۔بیعانہ کے بعد انہوں نے چار دیواری بنالی اور ایک دروازہ راجہ صاحب کی باقی زمین کی طرف رکھ لیا جو کہ غلط تھا۔راجہ صاحب خود بندوق لے کر اور میرے والد کو ساتھ لے کر اس کو رکوانے پہنچ گئے اور ساتھ درخواست DC گجرات جو غالباً کیپٹن سی۔اے۔سعید تھے کو دی۔راجہ غالب احمد جو اس وقت ایجوکیشن بورڈ لاہور کے سیکرٹری تھے انہوں نے DC صاحب کو فون کیا۔میں اور راجہ صاحب DC کو ملنے گئے اور پگانوالہ کی زیادتی کا ذکر کیا۔DC کہنے لگا کہ آپ نے جو بیعانہ لیا ہے کہیں کہ میں نے نہیں لیا اور پلاٹ خالی کروا لیتے ہیں۔مگر راجہ صاحب نے کہا کہ یہ ممکن نہیں اور میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ میں نے بیعانہ لیا ہے۔بہرحال معاملہ رفع دفع ہو گیا اور DC آپ کی ایمانداری پر حیران رہ گیا کہ ایک تو دوسری پارٹی زیادتی کر رہی ہے اور یہ سچائی پر قائم ہیں۔

(الفضل 6 اکتوبر 2011ء صفحہ 6)

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اپنے والد چوہدری عبدالقدیر چٹھہ صاحب درویش کے متعلق لکھتی ہیں۔

قادیان میں احمدیوں کے علاوہ اکثر ہندو سکھ بھی اپنی امانتیں ان کے پاس رکھواتے تھے۔اس بارہ میں محترمہ بیگم صاحبہ مکرم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر پنجاب آج بھی محترم والد صاحب کا نام لے کر اکثر ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے ان کے پاس کچھ زیور وغیرہ بطور امانت رکھوائے تھے۔پاکستان سفر پر جانے سے ایک روز قبل وہ امانت والد صاحب نے خود ان کے گھر جا کر واپس کی کہ میں کل پاکستان جا رہا ہوں اس لئے آپ اپنی امانت واپس لے لیں۔باجوہ صاحب کی بیگم صاحبہ نے کہا کہ آپ واپس آ کر بھی امانت واپس دے سکتے تھے اتنی کیا جلدی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ”بہن جی زندگی کا کیا پتہ ہے۔اس لئے واپس کرنے آیا ہوں“ اور پھر اس سفر پر جا کر والد صاحب زندہ واپس قادیان نہیں آئے۔

(الفضل 17 اکتوبر 2011ء صفحہ 6)

دوسری طرز کے معاشرہ کا حال بھی ملاحظہ کریں۔قرض بھی ایک امانت ہے اس کے متعلق سرگودھا کی خبر ہے کہ تھانہ اربن ایریا سرگودھا کے علاقہ صدیق آباد میں سائیکلوں کی دکان کے مالک محمد آصف سے ذیشان نامی نوجوان نے کرائے پر سائیکل حاصل کیا۔سائیکل کی واپسی پر دس روپے کے کرائے کا تنازع اس حد تک بڑھ گیا کہ خنجر اور ڈنڈے چل گئے۔مردوں کو لڑتا دیکھ کر خواتین بھی لڑائی میں کود پڑیں جس کے باعث تین خواتین سمیت 12 افراد زخمی ہوئے۔

(روزنامہ جنگ 11 فروری 2012ء)

معاشرہ میں ایک احمدی کا مقام برقرار ہے۔ایک احمدی دوست مارکیٹ سے گزرتے ہوئے سموسے والی دکان پر رک گئے اور چار سموسے پیک کرنے کے لئے کہا۔سموسے والے نے غلطی سے یا جلدی میں پانچ ڈال دیئے اور چار کے پیسے لے لئے۔اس دوست نے گھر آ کر دیکھا کہ اس لفافے میں پانچ سموسے ہیں اور جب اگلے دن وہاں سے گزرے تو اس کو پانچویں سموسے کے پیسے ادا کرنے لگے تو سموسے والے نے کہا کہ 99% لوگ تو آ کر کہتے ہیں کہ تم نے کم سموسے رکھے تھے۔جبکہ آپ ایک ہی آدمی ہیں کہ جس نے آ کر بتایا ہے کہ ایک سموسہ زائد چلا گیا تھا۔اب میں آپ سے پیسے نہیں لوں گا۔یہ میری طرف سے تحفہ سمجھیں اور پیسے دے کر میری خوشی نہ خراب کریں۔اسی طرح ایک دفعہ ایک احمدی دوست ایک بڑے سٹور پر گئے اور وہاں انہوں نے سامان خریدا اور بل ادا کر کے گھر آ گئے۔جب بل چیک کیا تو اس سٹور والے نے ایک کارٹن کے پیسے نہیں لگائے تھے۔تو وہ دوست دوبارہ سٹور پر گئے اور بتایا کہ ایک کارٹن کے پیسے نہیں لگئے۔پورا ایک ہزار روپے کم لگایا گیا تھا۔تو سٹور والا اس بات سے بہت متاثر ہوا کہ آپ نیک لوگ لگتے ہیں۔ورنہ لوگ تو بتاتے ہی نہیں اور اس طرح میری تنخواہ میں سے ایک ہزار روپے کٹ جانے تھے۔اور اب میں نقصان سے بچ گیا ہوں اور اس نے شکریہ بھی ادا کیا۔

(الفضل 8 اکتوبر 2013ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم نعمان ظفر بلوچ صاحب

ہجری شمسی کیلنڈر تاریخ کے آئینے میں

مروجہ عیسوی کیلنڈر

مروجہ عیسوی سن دراصل قدیم رومی کیلنڈر (Roman Calender) ہے جسے پہلے آگسٹس (Augustus) پھر جولین (Julian) نے ترمیم کیا اور جولین کیلنڈر کہلانے لگا۔ اس کے بعد بھی کئی بار اس میں ترمیم کی گئی۔ آخری بار مارچ 1582ء میں پاپائے گریگوری سیزدہم (Pope Gregory) کے حکم سے اس میں ترمیم ہوئی۔ جولین کے چھ سو سال بعد ایک عیسائی راہب ڈینس ایگزیگوس (Dionysiousexguus) نے اس رومن کیلنڈر سے حضرت مسیحؑ کی پیدائش کے زمانہ سے قبل کے سال خارج کرکے اسے مسیحی سن قرار دیا۔

سیدنا حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں سن ہجری کی بنیاد

جہاں تک اسلامی کیلنڈر کا تعلق ہے اس کا آغاز خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ چنانچہ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی مشہور تالیف ”الفاروق“ میں لکھا ہے:

عام واقعات کے یاد رکھنے کے لئے جاہلیت میں بعض بعض واقعات سے سن کا حساب کرتے تھے مثلاً ایک زمانہ تک کعب بن لوئی کی وفات سے سال کا شمار ہوتا تھا۔ پھر عام الفیل قائم ہوا۔ یعنی جس سال ابرہہ الاشرم نے کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ پھر عام الفجار اور اس کے بعد اور مختلف سن قائم ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے ایک مختلف سن قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔ اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ 16ھ میں حضرت عمرؓ کے سامنے ایک چیک پیش ہوا جس پر شعبان کا لفظ تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ گزشتہ شعبان کا مہینہ مراد ہے یا موجودہ۔ اسی وقت مجلس شوریٰ منعقد کی۔ تمام بڑے بڑے صحابہ جمع ہوئے اور یہ مسئلہ پیش کیا گیا۔ اکثر نے رائے دی کہ فارسیوں کی تقلید کی جائے۔ چنانچہ ہرمزان جو خوزستان کا بادشاہ تھا اور اسلام لاکر مدینہ منورہ میں مقیم تھا طلب کیا گیا۔ اس نے کہا کہ ہمارے ہاں جو حساب ہے اس کو ماروز کہتے ہیں اور اس میں مہینہ اور تاریخ دونوں کا ذکر ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہ بحث پیدا ہوئی کہ سن کی ابتدائی کب سے قرار دی جائے۔ حضرت علیؓ نے ہجرت نبوی کی رائے دی اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ نے ربیع الاول میں ہجرت فرمائی تھی۔ سال میں سے دو مہینے آٹھ دن گزر چکے تھے۔ اس لئے ربیع الاول سے آغاز ہونا چاہئے تھا۔ لیکن چونکہ عرب میں سال محرم سے شروع ہوتا ہے اس لئے دو مہینے آٹھ دن پیچھے ہٹ کر شروع سال سے سن قائم کیا۔

ہجری شمسی تقویم کی ضرورت

ہجری تقویم کی بنیاد چاند کی تاریخوں پر رکھی گئی تھی۔ مگر جیسا کہ قرآن مجید میں لکھا ہے الشمس والقمر بحسبان یعنی سورج اور چاند دونوں ہی حساب کے لئے مفید ہیں اور عقلی طور پر بھی اگر دیکھا جائے تو ان دونوں میں فوائد نظر آتے ہیں۔ چنانچہ عبادتوں کو شرعی طریق پر چلانے کے لئے چاند مفید ہے۔ چاند کے لحاظ سے موسم بدلتے رہتے ہیں اور انسان سال کے ہر حصہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا قرار پاسکتا ہے۔ پس عبادت کو زیادہ وسیع کرنے کے لئے اور اس لئے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر لحظہ کے لئے کہہ سکے کہ وہ اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے گزارا ہے۔ عبادت کا انحصار قمری مہینوں پر رکھا گیا ہے لیکن وقت کی صحیح تعین کے لئے سورج مفید ہے اور سال کے اختتام یا اس کے شروع ہونے کے اعتبار سے انسانی دماغ سورج سے ہی تسلی پاتا ہے۔

ہجری شمسی تقویم جاری کرنے کی اسلامی کوششیں

یہی وہ ضرورت تھی جس کی وجہ سے ہجری تقویم کے اجراء کے بعد قرن اولیٰ کے مسلمان بادشاہوں میں یہ خیال بڑی شدت سے اٹھا کہ ہجری قمری کی طرح ہجری شمسی بھی ہونی چاہئے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ خلفائے عباسیہ مثلاً ہشام بن عبدالملک، ہارون الرشید، معتضد باللہ متوکل الطائع اللہ نے ہجری شمسی تقویم جاری کرنے کی پے در پے کوششیں کیں مگر اس میں بعض رکاوٹیں پیدا ہوگئیں۔ بعدازاں دولت عثمانیہ نے 1209ء میں تقویم بنائی مگر وہ بھی رائج نہ ہوسکی۔ ہندوستان میں سلطنت خداداد میسور کے آخری تاجدار سلطان ابوالفتح فتح علی ٹیپو (1752ء تا 1799ء) نے ہجری شمسی تقویم کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ایک نئی تقویم تیار کی۔ چنانچہ محمود خاں محمود بنگلوری اپنی کتاب ”تاریخ سلطنت خداداد“ میں لکھتے ہیں:

سلطان سے پہلے ملک میں مغلیہ زمانے سے سن ہجری کا رواج چلا آتا تھا اور اس میں یہ نقص تھا کہ لگان کی وصولی میں بہت سی مشکلات پیش آتی تھیں۔ اس لئے کہ لگان فصلوں کی تیاری کے بعد لیا جاتا تھا۔ سن ہجری کے مہینے آگے پیچھے ہو جاتے تھے۔ اس نقص کو محسوس کرتے ہوئے اس نے ایک نئی تقویم بنائی جس کی وجہ سے ہر مہینہ ٹھیک اسی موسم میں آتا تھا، جیسے اگلے موسم میں تھا۔ تقویم بنانے کے بعد اس نے مہینوں کے نام ابجد وابتث کے حساب پر رکھے۔ اس سے سلطان کی مراد یہ تھی کہ حروف تہجی کی ترتیب یا ابجد کے حساب پر اگر نام رکھے جائیں تو لوگوں کو یاد رکھنے میں زیادہ سہولت ہوگی“۔

سلطان شہید نے حروف ابجد کے حساب سے بارہ مہینوں کے حسب ذیل نام رکھے۔

احمدی، بہاری، جعفری، دارائی، ہاشمی، واسعی، زبرجدی، حیدری، طلوعی، یوسفی، یازوی، بیاسی۔ بحساب ابتث انہی مہینوں کو بالترتیب مندرجہ ذیل ناموں سے موسوم کیا۔ احمدی، بہاری، تقی، ثمری، جعفری، حیدری، خسروی، دینی، ذکری، رحمانی، راضی، ربانی۔

سلطان ٹیپو کی شہادت کے بعد یہ تقویم جاری نہ رہ سکی۔ تاہم مسلمان مدبروں کے دلوں میں یہ خیال برابر پرورش پاتا رہا کہ تقویم شمسی ہونی چاہئے۔ چنانچہ مصر کے مشہور عالم السید محب الدین خطیب نے 1346ھ میں قاہرہ کے المطبعة السلفیه سے ”تقویمنا الشمسی“ کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا جس میں ہجری شمسی تقویم کے لئے گزشتہ مسلم سلاطین کی جدوجہد کی تاریخ بیان کی اور آخر میں اس کے اجراء کی ضرورت واہمیت واضح کی۔

حضرت مصلح موعود کی توجہ تقویم ہجری شمسی کی طرف

مگر جو سعادت ازل سے حضرت فضل عمر کے عہد زریں کے ساتھ وابستہ تھی اس کی تکمیل کسی اور دور میں کیسے ہوسکتی۔ واقعہ یہ ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1938ء میں اپنے ”سیر روحانی“ والے مشہور سفر کے دوران جب دہلی میں رصدگاہیں اور جنتر منتر دیکھے تو اسی وقت سے تہیہ کرلیا کہ اس بارہ میں کامل تحقیق کرکے ہجری شمسی سن جاری کردیا جائے۔

تقویم کے لئے کمیٹی کی تشکیل

چنانچہ حضور نے جنوری 1939ء کے شروع میں تقویم ہجری شمسی کی ترویج سے متعلق ایک کمیٹی قائم فرمادی اور اس کے لئے مندرجہ ذیل ممبرز نامزد فرمائے۔

1۔ حضرت سید میر محمد اسحق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان (صدر کمیٹی)

2۔ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

3۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان)

4۔ حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مربی بلاد عربیہ

چونکہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب کمیٹی کی تشکیل سے قبل ازخود ایک قمری تقویم تیار کررہے تھے اس لئے ارکان کمیٹی کی طرف سے تقویم کا ڈھانچہ تجویز کرنے کا اہم فریضہ آپ ہی کے سپرد کیا گیا۔

تقویم کی منظوری اور اجراء

آپ نے اس کا ایک خاکہ کمیٹی کے سامنے رکھ دیا جو کمیٹی نے اپنی رائے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کی منظوری حضرت سیدنا فضل عمر نے جنوری 1940ء کے آغاز میں دے دی۔

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری نے ”الفضل 26 جنوری 1940ء میں یہ تقویم شائع کردی اور اس طرح جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام ہمام کی برکت اور توجہ سے ایک قدیم ضرورت پوری ہوئی اور ہجری شمسی تقویم جاری ہوگئی۔

تقویم ہجری شمسی کی امتیازی حیثیت

خلافت عثمانیہ نے 1209ء میں جو ہجری شمسی تقویم رائج کی وہ شمسی مہینہ مارچ سے شروع ہوتی تھی مگر موجودہ تقویم مروجہ عیسائی کیلنڈر کے بالکل متوازی چلتی تھی یعنی اس کے ہر نئے سال کا آغاز اور اس کے مہینوں کی تقسیم بالکل رومن کیلنڈر کی طرح تھی۔ دولت عثمانیہ کے ہجری شمسی کیلنڈر میں مہینوں کے نام رومن سے مخلوط سریانی زبان سے اخذ کئے گئے تھے جو یہ تھے۔

مارت، نیسان، مایس، حزیران، تموز، اغسطس، ایلول، تشرین الاول، تشرین الثانی، کانون الاول، کانون الثانی، شباط

اس کے مقابل پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جاری فرمودہ تقویم ہجری شمسی کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں مہینوں کے نام ایسے مناسب تجویز کئے گئے جو دینی تاریخ کے مشہور واقعات بطور یادگار تھے تا آنحضرت ﷺ کے فیضان اور دنیا کے لئے دین کامل کی یاد قیامت تک ہر لحظہ تازہ ہوتی رہے۔ بالفاظ دیگر ہجری شمسی سال کے بارہ مہینوں میں زمانہ نبویؐ کے بارہ ایسے ضروری واقعات آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں۔ جو تاریخ اسلام کا نقطہ مرکزیہ اور پیغمبر خدا ﷺ کی سیرت مقدسہ کی جان ہیں۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقویم ہجری شمسی کے مہینوں کے مندرجہ ذیل نام تجویز فرمائے۔

(1) صلح (جنوری)۔ (2) تبلیغ (فروری)۔
(3) امان (مارچ)۔ (4) شہادت (اپریل)۔
(5) ہجرت (مئی)۔ (6) احسان (جون)۔
(7) وفاء (جولائی)۔ (8) ظہور (اگست)۔
(9) تبوک (ستمبر)۔ (10) اخاء (اکتوبر)۔
(11) نبوت (نومبر)۔ (12) فتح (دسمبر)

ہجری شمسی مہینوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ

ہجری شمسی سن کے مہینوں کے نام حضور نے حسب ذیل منظور فرمائے۔

(1) **ماہ صلح** بمقابل جنوری: اس مہینہ میں کفار مکہ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر صلح کا معاہدہ ہوا۔ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے فتح مبین رکھا ہے۔ اس صلح کے نتیجہ میں لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے شروع ہوگئے۔ گویا دریا کا بند ٹوٹ گیا۔

(2) **ماہ تبلیغ** بمقابل فروری: اس مہینہ میں حضرت رسول کریم ﷺ نے بادشاہوں کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے اور انہیں اسلام کی دعوت پہنچائی۔

(3) **ماہ امان** بمقابل مارچ: اس مہینہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں تمہارے مالوں اور تمہاری عزت وآبرو کو ویسی ہی حرمت بخشی ہے۔ جیسی کہ اس نے حج کے دن کو حج کے مہینہ کو اور حج کے مقام مکہ معظمہ کو حرمت عطا کی ہے۔

(4) **ماہ شہادت** بمقابل اپریل: اس مہینہ میں دشمنان اسلام نے دھوکہ اور غداری سے کام لے کر اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست کرکے کہ ہمیں دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لئے ہمارے ہاں معلم اور مبلغ بھیجے جائیں اور اس طرح سے اکابر صحابہؓ کو اپنے ہاں بلا کر بیدردی کے ساتھ انہیں شہید کیا اور ایک مہینہ میں دوبارہ یہ غداری کی۔ ایک تو رجیع کے مقام پر جہاں آپ نے چھ یا سات اکابر صحابہ کرام کو بھجوا تھا۔ جن میں سے ایک یا دو کو تو ان لوگوں نے پکڑ کر کفار قریش کے پاس جا کر بیچ دیا اور باقی سب کو شہید کردیا اور دوسرے بئر معونہ کے مقام پر جہاں آپ نے ابو براء کلابی رئیس بنی کلاب کی درخواست پر اس کی ذمہ داری پر ستر انصار کو جو نہایت مقدس لوگ اور قرآن کریم کے حافظ اور ماہر تھے۔ ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے بھیجا اور ان لوگوں نے سوائے ایک انصاری کے جسے وہاں کے سردار نے ایک غلام کو آزاد کرنے کے متعلق اپنی ماں کی نذر پوری کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ باقی تمام کو شہید کردیا۔

(5) **ماہ ہجرت** بمقابل مئی: اس مہینہ میں آنحضرت ﷺ نے مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں قیام اختیار فرمایا۔

(6) **ماہ احسان** بمقابل جون: اس مہینہ میں آنحضرت ﷺ نے حاتم طائی قبیلہ بنی طے کے اسیروں کو ان کی قومی نسبت کی وجہ سے ازراہ کرم و احسان آزادی بخشی۔

(7) **ماہ وفا** بمقابل جولائی: اس مہینہ میں غزوہ ذات الرقاع ہوا تھا۔ جس میں سفر کی شدت اور سواری کی کمی کی وجہ سے پیدل چلنے کے باعث صحابہ کرامؓ کے پاؤں چھلنی ہوگئے اور صحیح بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کے تو پاؤں کے ناخن بھی جھڑ گئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اور پاؤں پر لپیٹ لپیٹ کراس کا راستہ طے کیا اور اسی وجہ سے اس مہم کا نام ذات الرقاع مشہور ہوگیا اور اسی موقعہ پر صلوٰۃ الخوف کا حکم نازل ہوا۔ غرض اس جنگ میں بھی صحابہ کرامؓ نے خارق عادت طور پر اپنے صدق ووفا اور تسلیم ورضا کا نمونہ دکھایا تھا۔

(8) **ماہ ظہور** بمقابل اگست: اس مہینہ میں جنگ موتہ کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے بیرون عرب میں اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھوائی۔ اس واقعہ سے قبل آپ نے ہرقل کے مقرر کردہ امیر بصریٰ کی طرف حضرت حارث بن عمیر ازوی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک تبلیغی خط بھیجا تھا۔ جب وہ موتہ کے مقام پر پہنچے تو شرجیل غسانی نے انہیں باندھ کر قتل کردیا۔ جس پر رسول اللہ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے ماتحت تین ہزار صحابہ کرام کی فوج وہاں بھیجی اور ارشاد فرمایا کہ اگر زید شہید ہوجائے تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب لے لے وہ شہید ہوجائے تو عبداللہ بن رواحہ اس کی جگہ پر کھڑا ہوجائے اور وہ شہید ہوجائے تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو امیر بنالیں اور اسی ترتیب سے وہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

(9) **ماہ تبوک** بمقابل ستمبر: اس مہینہ میں جنگ تبوک کے موقعہ پر مخلصین کے اخلاص کا مختلف صورتوں میں امتحان ہوا اور انہوں نے اپنے رنگ میں اعلیٰ سے اعلیٰ جوہر ایمان دکھائے۔

(10) **ماہ اخاء** بمقابل اکتوبر: اس مہینہ میں آنحضرت ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم کیا جس کے نتیجہ میں مہاجرین اور انصار کے تعلقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہوگئے۔

(11) **ماہ نبوت** بمقابل نومبر: اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو منصب نبوت و رسالت بخشا۔

(12) **ماہ فتح** بمقابل دسمبر: اس مہینہ میں آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے خونخوار دشمنوں کو لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر عفو عام کا اعلان فرمایا۔

دائمی ہجری شمسی کیلنڈر

اس پہلے کیلنڈر کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مختلف سالوں کے کیلنڈر شائع ہوتے رہے۔ مگر ضرورت اس امر کی تھی کہ سالانہ کیلنڈروں کی اشاعت کے علاوہ پوری تحقیق وتفحص کے ساتھ ایک دائمی شمسی ہجری کیلنڈر بھی تیار کیا جائے۔ اس نہایت کٹھن، دشوار اور محنت طلب کام کا بیڑا جمعدار فضل الدین صاحب کمبوہ نے اٹھایا اور نہایت درجہ محنت شاقہ اور دیدہ ریزی کے بعد 1960ء میں فضل عمر ہجری شمسی دائمی تقویم کے نام سے ایک مستقل تقویم شائع کردی۔ جس میں چودہ کیلنڈر ہیں جن کی مدد سے ہزاروں سال قبل اور ہزاروں سال آئندہ کی صحیح تاریخ، دن، مہینہ اور سال بڑی آسانی سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے ''مجمع البحرین'' کے نام سے اس تقویم کا ایک ضمیمہ بھی شائع کیا۔ جس میں ہجری سال سے عیسوی اور عیسوی سال سے ہجری سال معلوم کرنے کا بہترین فارمولا پیش کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 8 ص 7 تا 16)

☆......☆......☆

مکرم منصور احمد صاحب

مکرم شمیم احمد محمود صاحب لاہور کا ذکر خیر

ہمارے حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور کے ایک نہایت مخلص دوست محترم شمیم احمد محمود صاحب کی مورخہ یکم مارچ 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات ہوگئی۔ چنانچہ اس عریضہ کی وساطت سے ان کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

مکرم شمیم احمد محمود صاحب بہت ہی مخلص اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے اور فدائی انسان تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخری سانس تک سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خاکسار کے ساتھ ان کا شعبہ مال کی وجہ سے قریبی تعلق تھا۔ جب سے مجھے سیکرٹری مال حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس وقت سے میرے ساتھ محصل کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ اگرچہ خاکسار سے عمر میں کافی بڑے تھے۔ لیکن ہمیشہ خدمت میں اطاعت کا جذبہ نمایاں تھا اور جب بھی ان کو شعبہ مال سے کبھی کوئی پیغام یا ہدایت پہنچائی جاتی تو اس پر مکمل ذمہ داری کے ساتھ عمل کرتے اور کبھی تامل نہ کیا۔ شعبہ مال کے حوالہ سے ان کا تعلق باقی تمام ذیلی تنظیموں کے ساتھ بھی مثالی تھا۔ بطور خاص لجنہ اماء اللہ کے ساتھ انتہائی مددگار کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چونکہ خاکسار کی بیگم اپنے حلقہ میں شعبہ تحریک جدید، وقف جدید کے کام کی نگرانی کرتی ہے۔ لہٰذا بذریعہ ٹیلی فون جو بھی وصولی کے سلسلہ میں لجنہ کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ تو ہمیشہ اس پر کماحقہٗ عمل کرتے اور 2013ء میں دونوں شعبہ جات (تحریک جدید+ وقف جدید) کی وصولی ماہ مئی میں ہی 100 فیصد کرنے کا عزم تھا اور وفات تک تقریباً 80 فیصد وصولی کر بھی چکے تھے۔

مورخہ 28 فروری کو میری غیر موجودگی میں میرے گھر تشریف لا کر اپنی رسید بک مع مکمل حساب کرکے دے گئے اور رات کو دیر تک مکرم ملک اشرف احمد صاحب زعیم حلقہ مجلس انصاراللہ کے ساتھ مختلف گھرانوں میں جماعتی پیغام پہنچاتے رہے اور تقریباً 11 بجے کے قریب گھر واپس آئے اور اگلے دن علی الصبح 5 بجے وفات پاگئے۔ آپ مجلس انصاراللہ کا چندہ بھی لیتے تھے۔ لہٰذا ہمیشہ مجلس انصاراللہ کی رسید بک اپنے پاس رکھتے بلکہ تمام حساب کتاب بھی ان کے پاس ہوتا اور میرے سے ہمیشہ مجلس انصاراللہ کے چندہ کی وصولی کے موقعہ پر رسید جاری کرتے۔ آپ نے نظام وصیت میں بھی شمولیت اختیار کررکھی تھی اور مسل نمبر بھی جاری ہوچکا تھا۔ لیکن وصیت کی منظوری ابھی تکمیل کے مراحل میں تھی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ فوت ہونے سے چند دن قبل اپنا چندہ حصہ آمد ادا کردیا تھا اور وفات کے موقعہ پر میں نے حساب کیا تو مارچ 2013ء تک اپنا تمام حصہ آمد ادا کرچکے تھے۔ گویا ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ تھا۔ بہت معمولی آمدن تھی۔ لیکن تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا آپ کا معمول تھا۔ خاکسار یہ سوچ کر حیران ہوجاتا ہے کہ باوجود پیرانہ سالی اور پیدل چلنے کے وہ جوانوں سے بڑھ کر کام کرتے تھے اور ایسے لگتا ہے تمام حلقہ میں سے چندہ وصول کرنا ان کے لئے عام سا کام تھا اور ہمیشہ خدمت کرکے خوش ہونے والے انسان تھے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی تمام نیکیاں ان کی اولاد میں جاری رکھے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تھائرائیڈ گلینڈ سے سٹروک کا امکان

طبی ماہرین نے جدید طبی تحقیق کے بعد کہا ہے کہ تھائرائیڈ گلینڈ کے زیادہ متحرک ہوجانے سے مختلف قسم کے سٹروکس کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ جس میں دماغ کی شریان کا اچانک پھٹنا، دل کا دورہ، فالج اور دیگر مہلک امراض شامل ہیں۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے جریدے کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جب سٹروک کی ایمرجنسی صورتحال ظاہر ہوتی ہے تو سمجھ میں نہیں آتی کہ اصل وجہ کیا ہے۔ پروفیسر بیرنگ چانگ کی اس تحقیق کے مطابق سٹروک کے زیادہ مریضوں میں تھائرائیڈ گلینڈ میں زیادہ حساسیت دیکھی گئی ہے۔ خاص طور پر نوجوان لوگوں میں یہ سطح نمایاں طور پر سامنے آئی ہے۔ سکول آف ہیلتھ کیئر ایڈمنسٹریشن آف میڈیسن کے اندر مکمل ہونے والی اس تحقیق میں 18 سے 44 سال کے مریضوں کے اعداد وشمار دیکھے گئے تھے۔

(مرسلہ: مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب)

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی و صدر جماعت احمدیہ مالٹا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کتاب
"World Crisis & the Pathway to Peace"
کی مالٹا میں تقسیم اور مہمانوں کے تاثرات

2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کے لئے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تجاویز پر مشتمل کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" جو کہ دنیا کے امن کے قیام کے لئے سنہری، قابل عمل اور پائیدار حل پیش کرتی ہے شائع ہوئی۔ جماعت احمدیہ مالٹا کو اس کتاب کے مالٹی ترجمہ کی اشاعت کی توفیق ملی۔

کتاب کی اشاعت کے بعد اس کی وسیع پیمانے پر تقسیم اور حضور انور کے پیغام کو مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں تک پہنچانے کے لئے خصوصی کوششیں کی گئیں۔

(1) اہم شخصیات

صدر مملکت مالٹا:

صدر مملکت مالٹا محترم Dr George Abela صاحب سے ان کے دفتر San Anton Palace میں ملاقات کی اور انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب پیش کرنے، اس کا تعارف کرانے، حضور انور کی قیام امن کے لئے عظیم الشان خدمات، جماعت کا تعارف اور خدمت انسانیت اور (دین حق) کی امن وسلامتی، مذہبی آزادی اور باہمی تعاون وہم آہنگی سے متعلق تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے یہ ملاقات بہت کامیاب رہی اور 45 منٹ تک جاری رہی۔ صدر مملکت کہنے لگے میں جماعت کے کاموں سے متعارف ہوں اور آپ بہت اعلیٰ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

سپیکر آف دی پارلیمنٹ:

مورخہ 28 نومبر 2013ء کو Speaker of the Maltese Parliament عزت مآب Dr Anglu Farrugia صاحب کے ساتھ ان کے دفتر میں ملاقات کرنے اور انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب World Crisis & Pathway to Peace کا مالٹی ترجمہ پیش کرنے کا موقع ملا۔ مکرم سپیکر صاحب نے امن کے قیام سے متعلق پیش کی جانے والی کتاب پر بڑا شکریہ ادا کیا نیز کہنے لگے کہ مجھے یہاں پر اکثر مختلف ممالک کے سفراء اور سیاسی شخصیات سے ملنے کا موقع ملتا ہے مگر یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آج میں امن کے سفیر سے ملاقات کر رہا ہوں اور آج کی ملاقات قیام امن کے لئے کی جانے والی کوششوں پر بات کرنے کے لئے ہے اور مجھے اس پر بڑی خوشی ہے۔

منسٹر فار ہوم افیئرز و نیشنل سیکیورٹی:

مورخہ 16 جنوری 2014ء کو مالٹا کے ہوم اور نیشنل سیکیورٹی کے وزیر مکرم Dr Emmanuel Mallia صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور انہیں حضور انور کی کتاب کا مالٹی ترجمہ پیش کیا۔ وزیر موصوف نے کتاب اور اس کے پیغام کو بہت پسند کیا اور کہنے لگے مجھے یہ کتاب بہت اچھی لگی ہے اور میں اسے پڑھوں گا اور مجھے جماعت کی خدمات سے متعلق بہت یقین ہے کہ جماعت بہت اچھے کام کر رہی ہے۔ مزید کہنے لگے کہ اس کتاب کا مضمون اور پیغام وقت کی اہم ضرورت ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ کتاب دستخط کر کے مجھے dedicate کریں تا کہ میں اسے اپنے پاس محفوظ رکھوں۔ مزید کہنے لگے کہ اسے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے مختلف ممالک میں ارسال کی جانی چاہئے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ کتاب مختلف زبانوں میں شائع ہو چکی ہے جس پر وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ پیغام اقوام عالم تک پہنچ رہا ہے۔

آرچ بشپ آف مالٹا:

مالٹا میں رومن کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ مکرم Paul Cremona صاحب کے ساتھ ملاقات کر کے انہیں بھی اس کتاب کے چند نسخے پیش کئے گئے۔ کہنے لگے وہ ایک کتاب اپنے پاس رکھیں گے اور باقی نسخے چرچ کے اہم افراد کو مطالعہ کے لئے دیں گے مزید کہنے لگے یہ کتاب تمام سیاستدانوں کو بھی دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انصاف:

ممبر آف پارلیمنٹ اور پارلیمانی سیکرٹری برائے انصاف مکرم Owen Bonnici صاحب کو جو جماعت کے بڑے اچھے دوست ہیں مل کر یہ کتاب پیش کی۔

منسٹر فار سوشل ڈائیلاگ اور Civil Liberties:

منسٹر فار سوشل ڈائیلاگ اور Civil Liberties مکرمہ ہیلنا دالی (Helena Dalli) صاحبہ کے ساتھ ملاقات کی اور انہیں کتاب پیش کی اور کتاب کے حوالہ سے بات کرنے کا موقع ملا۔ اس طرح ملکی حالات اور بعض قوانین پر بھی بات چیت ہوئی۔ مکرمہ وزیر موصوفہ نے جماعتی خدمات کو سراہا اور کہنے لگیں کہ ان کی حکومت اس وقت غیر ملکیوں کی مؤثر integration سے متعلق قانونی ڈرافٹ تیار کر رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات یقیناً اس پالیسی کی تیاری میں بھی معاون ثابت ہوں گے اور ان کی وزارت امیگریشن کے حوالہ سے بھی ان خطابات سے استفادہ کرے گی۔

ممبرانِ پارلیمنٹ وسیاسی قیادت کو کتاب کا تحفہ:

مالٹا کی نیشنل پارلیمنٹ کے ارکان، مالٹا کے ممبرانِ یورپی پارلیمنٹ، سیاسی قائدین، مالٹا کے دو سابق وزرائے اعظم مکرم Dr Lawrence Gonzi صاحب (2004ء تا 2013ء) مکرم Alfred Sant صاحب (1996ء-1998ء)، مالٹا کے سابق صدر وسابق وزیر اعظم جن کا سیاسی سفر پچاس سال پر محیط ہے، مکرم Dr Eddi Fenech Adami صاحب کو بھی یہ کتاب پیش کی گئی۔

بک فیئر کے دوران اہم شخصیات:

بعض اہم شخصیات کو سالانہ بک فیئر کے دوران اس کتاب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ان شخصیات میں وزیر تعلیم وروزگار مکرم Evarist Bartolo صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن مکرم Simon Busuttil صاحب، وزیر صحت مکرم Godfrey Magri صاحب، شیڈو منسٹر برائے ماحولیات و موسمی تبدیلی مکرم George Pullicino صاحب، فنانس سیکرٹری مکرم Alfred Camilleri صاحب، سابق صدر مالٹا مکرم Dr. Ugo Mifsud صاحب، شیڈو وزیر تعلیم مکرم Joe Cassar صاحب شامل ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ عوام الناس اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی یہ کتاب مطالعہ کے لئے پیش کی اور بک فیئر کے دوران اس کتاب کے کل سات سو نسخے تقسیم کرنے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ ٹیلیفون اور ای میلز کے ذریعے موصول ہونے والی ڈیمانڈز کے مطابق لوگوں کو کتاب مہیا کی جا رہی ہے۔

مختلف ممالک کے سفراء:

مالٹا میں غیر ملکی سفراء کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ارسال کی گئی اور اس کے ساتھ ایک تعارفی خط بھی لکھا گیا۔ جن سفراء کو یہ کتاب ارسال کی گئی ان میں مالٹا میں روسی سفیر اور ان کے فرسٹ سیکرٹری، امریکی، آسٹریلوی، کینیڈین، جرمن اور فرانسیسی سفیر اور برٹش ہائی کمشنر مکرم Rob Luke صاحب شامل ہیں۔

یونیورسٹی آف مالٹا کے پروفیسرز و Deans:

یونیورسٹی آف مالٹا کے مختلف شعبہ جات کے پروفیسر، لیکچرار اور مختلف شعبوں کے انچارج اور Faculties کے Deans کو بھی یہ کتاب مطالعہ کے لئے پیش کی گئی۔

(2) میڈیا کے توسط سے کتاب کی تشہیر اور لوگوں تک پیغام

خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے اب تک اس کتاب کے حوالہ سے مختلف ٹی وی چینلز پر 6 انٹرویوز دیئے جا چکے ہیں یہ انٹرویوز 80 منٹ سے زائد دورانیہ پر مشتمل ہیں۔ ان انٹرویوز کے ذریعے اس کتاب کے علاوہ جماعتی ویب سائٹ کا تعارف بھی کروا دیا گیا۔

اسی طرح اخبارات کے لئے بھی انٹرویوز دیئے۔ FoxNews.com پر شائع ہونے والے ایک مضمون Where is the Muslim Mandela? کے جواب میں ایک مضمون میں بھی اس کتاب کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ساتھ یہ بھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں ایک عظیم راہنما موجود ہیں تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مردِ خدا کی آواز پر لبیک کہا جائے۔

مورخہ 25 ستمبر 2013ء کو مالٹا کے نیشنل ٹیلیویژن پر انٹرویو نشر ہوا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر، کتاب کا ٹائٹل کور اور کتاب کے اندرونی صفحات کی تصاویر دکھائی گئیں۔ جو مالٹا کے ایک مشہور جرنلسٹ اور ٹی وی پریزینٹر مکرم John Bundy صاحب نے کیا۔

پروگرام کے آخر پر میزبان نے جماعت احمدیہ کی قیام امن کے لئے کاوشوں اور خدمت انسانیت کو سراہا۔

ایک مشہور مارننگ شو میں اس کتاب سے متعلق انٹرویو دیا جس میں میزبانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تجزیہ کو بہت سراہا۔

مالٹا کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار 'دی ٹائمز' کی نمائندہ نے انٹرویو اخبار میں شائع کیا جو اخبار کی ویب سائٹ پر آن لائن کی گئی۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار سے زائد ہے۔

(3) لائبریریوں کو تحفہ

مالٹا کی مختلف لائبریریوں اور سکولوں میں بھی یہ کتاب رکھوائی گئی ہے جس میں مالٹا کی سینٹرل لائبریری، یونیورسٹی آف مالٹا کی لائبریری، ہائیر سیکنڈری سکول کی لائبریری اور Mellieha شہر کی کاؤنسل کی لائبریری میں بھی اس کتاب کے نسخے رکھوائے گئے ہیں۔ یونیورسٹی کی لائبریری کی Entrance پر بھی اس کتاب کی چند کاپیاں رکھوائی گئی ہیں تا کہ لائبریری میں آنے والے اساتذہ و

طلباء کی توجہ اس کتاب کی طرف مبذول ہو سکے۔ اس کے علاوہ ریفرنس بکس کے طور پر بھی اس کی انٹری کروائی گئی ہے۔

مالٹا کے ایک بڑے اور خوبصورت شہر Mellieha کے میئر اور کاؤنسلر کے ساتھ ان کے دفتر میں ملاقات کی اور انہیں یہ کتاب پیش کی اور احمدیت سے متعلق تفصیل سے بات ہوئی۔ شہر کی کاؤنسل کے رکن کاؤنسلر جوزف اطارد صاحب کے ساتھ ملاقات بک فیئر میں ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ کے وطن سے محبت اور وفاداری سے متعلق آپ کے اصول یقیناً بہت اہم اور قابل قدر ہیں۔

(4) کتاب کی رونمائی

مالٹا کے سالانہ بک فیئر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب کے مالٹی ترجمہ Il-Krizi Dinjija u t-Triq ghall-Paci کی باقاعدہ رونمائی کی گئی اور جماعتی سٹال پر ایک بڑا roll-up بینر بھی آویزاں کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک پینل ڈسکشن کا بھی اہتمام کیا گیا جو ہال میں موجود سپیکرز کے ذریعے مختلف حصوں میں سنی گئی اور افادۂ عام کے لئے اسے یوٹیوب پر بھی آن لائن کر دیا گیا ہے۔

(5) مشہور بک شاپ

پر دستیابی

مالٹا کے ایک مشہور بک شاپ جس کی مالٹا میں دس کے قریب شاخیں ہیں وہاں پر بھی یہ کتاب رکھوائی گئی ہے تا کہ جو لوگ یہ کتاب خریدنا چاہیں وہ بآسانی یہ کتاب خرید سکیں۔

(6) جماعتی ویب سائٹ

اور سوشل میڈیا

افادۂ عام اور ٹیکنالوجی کے ذرائع کو دعوت الی اللہ کیلئے استعمال کرنے کی غرض سے یہ کتاب جماعت احمدیہ مالٹا کی ویب سائیٹ، نیوز بلاگ اور سوشل میڈیا ٹویٹر اور فیس بک پر بھی ڈال دی گئی ہے۔

(7) امن سمپوزیم 2014ء

جماعت احمدیہ مالٹا نے امسال اپنی سالانہ منعقد ہونے والی امن سمپوزیم کا عنوان بھی اس کتاب کے حوالہ سے Contemporary World Crisis and the Way to Peace رکھا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو اپنے حضور قبول فرمائے۔ ان کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔ ہماری جماعت کے اموال ونفوس میں برکت دے۔ اور برکات خلافت سے ہمیشہ فیضیاب فرماتا رہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ 2014ء)

بنیادی قوتیں اور مقناطیسی فیلڈ

ف۔ س۔ بھٹی

کائنات کو تھامے ہوئے بنیادی قوتوں تک رسائی بیشک انسان کا بڑا کمال ہے۔ جو اس کی خداداد صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

نیوٹن سے آج تک چار بنیادی قوتوں کو یکجائی شکل (Unification) میں تبدیل کرنے کا سفر جاری ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام، Glashow اور Weinberg نے دو قوتوں (Electro Magnetic اور Weak Interaction) کو ایک قوت (Electro-weak Interaction) کے طور پر پیش کر دیا ہے۔ بالآخر ان کا مقصود تمام قوتوں کو یکجا کر کے ایک قوت کے طور پر ظاہر کرنا ہے۔

بہت سے سائنسدان اس بات پر متفق ہیں کہ (BigBang) کے فوراً بعد صرف یہی بنیادی قوت تھی جو صرف 10^{-11} سیکنڈ کے مختصر وقفے میں چار قوتوں میں تحلیل ہوئی۔

زمین کا مقناطیسی فیلڈ

اس وقت زمین کا مقناطیسی فیلڈ اور اس کا ماخذ ہی ہمارے زیر بحث ہے۔ ہم اس اصول سے بخوبی واقف ہیں کہ جہاں جہاں برقی کرنٹ گزرتا ہے اس کے اردگرد مقناطیسی فیلڈ کا پیدا ہو جانا لازمی امر ہے۔ مقناطیسی قوت کی سمت ہمیشہ شمال سے جنوب کی طرف لی جاتی ہے۔ جیسے N---S ظاہر کرتے ہیں۔ اگر دو مقناطیس ایک دوسرے کے قریب لائے جائیں تو ان کی ایک جیسی اطراف یعنی N-N اور S-S ایک دوسرے کو پرے دھکیلیں گی۔ جبکہ دو مخالف اطراف یعنی N,S ایک دوسرے کی طرف قوت کشش کے باعث لپکیں گی۔ اگر ایک مقناطیس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو دونوں ٹکڑے پھر شمالی اور جنوبی دو پول میں تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ زمین کی مقناطیسی قوت سطح زمین کے قریب ایسی ہے گویا ایک سلاخ کی طرح (Rod) کا مقناطیس زمین کے درمیان میں گاڑھ دیا جائے۔ مقناطیسی پول وہ جگہیں ہیں جہاں مقناطیسی قوت سیدھی عموداً اثر ڈالتی ہے۔ مزید برآں یاد رہے کہ مقناطیسی پول زمین کے جغرافیائی پول کے مطابق نہیں ہیں۔ اگرچہ اس موضوع پر تا حال تحقیق جاری ہے۔ تاہم جدید تحقیق کے مطابق زمین کے اندر تقریباً تین ہزار کلومیٹر نیچے پگھلے ہوئے لوہے اور نکل کے وسیع ذخائر ہیں برقی کرنٹ کی وجہ سے (Strong) مقناطیسی فیلڈ پیدا ہوا ہے۔

زمین کا مقناطیسی فیلڈ بہت آہستہ آہستہ اپنی جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے۔ جو تقریباً 40 کلومیٹر کی سالانہ شرح سے تبدیل ہو رہا ہے۔ گزشتہ پانچ ملین (50 لاکھ) سالوں میں مقناطیسی فیلڈ کی Polarity یعنی شمال، جنوب اور جنوب شمال میں 100 مرتبہ تبدیل ہو چکا ہے۔

زمین کے مقناطیسی فیلڈ کا مشاہدہ ایک عام مقناطیس کی مدد سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ کسی مقناطیسی بار (Bar) کو آزادانہ لٹکایا جائے تو ہمیشہ شمالاً جنوباً ہی کھڑا ہو گا۔ لہٰذا اس صورتحال میں شمال کی طرف زمینی مقناطیس کا جنوبی پول ہے یعنی زمین کے مقناطیسی فیلڈ کا جنوبی پول Aractic اور شمالی پول Antarctic کی طرف ہے۔

زمین کے شمالی نصف کرہ میں مقناطیسی قوت کی سمت زمین کے اندر کی طرف اثر ڈالتی ہے اور جنوبی نصف کرہ میں مقناطیسی فیلڈ کی (شعاعوں کی) سمت سطح زمین سے اوپر کی طرف ہے۔ یعنی زمین کے شمال کی طرف سے مقناطیسی قوت کی شعاعیں زمین میں داخل ہوتی اور جنوب کی طرف سے باہر نکلتی معلوم ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک دائرہ زمین کے گرد مکمل کرتی ہیں۔

یہاں یہ بات اس مضمون کو مزید دلچسپ بناتی ہے کہ دنیا میں موجود بعض جاندار اقسام اس مقناطیسی قوت سے فائدہ اٹھاتی نظر آتی ہیں۔ شہد کی مکھی روبن (Robins) اور Homing Pigeons وغیرہ۔ اس کبوتر کی کھوپڑی میں ایسے مقناطیسی مادے کے ذرات موجود ہیں۔ جو مقناطیسی فیلڈ کی موجودگی کا پتہ دینے والی کمپاس نیڈل (Compas Needle) کی طرح کام کرتے ہیں۔ اس طرح ان کو صحیح جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

بعض تحقیق انسانی دماغ میں بھی ایسے مقناطیسی ذراعت کے کرسٹل کی نشاندہی کرتی ہیں اور ان میں بھی مقناطیسی قوت محسوس کرنے کی صلاحیت کا پایا جانا دوراز قیاس نہیں رہا۔ سمندروں کی اتھاہ گہرائیوں میں دلدلی تہہ میں مقناطیسی قوت کی حس لئے ہوئے بیکٹیریا کی نشاندہی حیران کن اور دلچسپ ہے۔ یہ بیکٹیریا (تہہ کے) Mud کے بغیر پانی میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتے اور پانی سے ہلکا ہونے کی بنا پر سمندر کی تہہ کا تعین کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا۔ ان میں Fe_3O_4 (Iron Oxide) آکسائیڈز لوہا کے کرسٹل ہوتے ہیں جو کمپاس (نیڈل) کی طرح کام کرتے ہیں۔ اگر انہیں ان کی جگہ سے ہلا دیا جائے تو یہ اپنی خداداد مقناطیسی قوت سے فائدہ اٹھاتے واپس تہہ میں چلے جاتے ہیں۔ ہاں شمالی نصف کرہ میں مقناطیسی فیلڈ کی سمت بھی سمندر کی تہہ کی طرف ہے اور یہاں موجود Magnetotactic بیکٹیریا ہمیشہ مقناطیسی فیلڈ کی سمت ہی سفر کرتے ہیں جبکہ جنوبی نصف کرہ میں مقناطیسی فیلڈ کی سمت سطح سمندر کی طرف ہے اور یہاں کے بیکٹیریا سمندر کی تہہ تک پہنچنے کے لئے مقناطیسی فیلڈ کے مخالف ہی سفر کرتے ہیں اگر کسی طرح جنوبی نصف کرہ کے سمندر کے ان بیکٹیریا کو شمالی نصف کرہ کے سمندر تک پہنچا دیا جائے تو یہ سمندر کی تہہ کی تلاش میں حسب عادت مقناطیسی فیلڈ کے مخالف سفر شروع کریں گے اور بجائے تہہ میں جانے کے سطح سمندر پر آ جائیں گے۔

یہ مقناطیسی فیلڈ (قوت) فقط جانداروں کو سمت معلوم کرنے میں ہی مدد نہیں دیتی بلکہ زندگی کی بقا کے لئے ایک حصار کا کام بھی دیتی ہے۔ زمین کی طرف لپکنے والی کاسمک ریز (Cosmic Rays) اور Solar Wind انتہائی خطرناک شعاعیں ہیں اور تیز رفتاری کی وجہ سے ان کا اپنا مقناطیسی فیلڈ بھی بن جاتا ہے اور زمین کا مقناطیسی فیلڈ ان چارجڈ (Charged) ذرات کو سطح زمین سے ٹکرانے کی بجائے زمین کے شمالی اور جنوبی پول کی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یہ شمالی اور جنوبی روشنیوں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

اس مقناطیسی فیلڈ کی بدولت مقناطیسی قوت کا استعمال دنیا میں ہر جگہ نظر آ رہا ہے۔ جس میں میڈیکل کے شعبہ سے لے کر سیکیورٹی سسٹم اور پھر آسائش زندگی کی بے شماران گنت سہولیات ہیں جو مقناطیسی قوت کی مرہون منت ہیں۔ میڈیکل میں MRI, چولہے (Magnetic Induction)، سیکیورٹی کے Detective Door، موٹرز، جنریٹرز، Computers اور ٹی وی وغیرہ۔

اور یہ سب کچھ اس لوہے کے ٹکڑے کے کرشمے ہیں جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ وانزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا نازل کیا ہے۔

سبحان اللہ! لوہے کا ٹکڑا ان الفاظ کی برکتوں سے ایسا مفید ہو سکتا ہے تو پھر انسان ذرا سوچے! اس کا مقام کیا ہے!!

(ان کتب سے استفادہ کیا گیا)

(University Physics by Hugh D. Young)

(Fundamentals of Physics by Alan Giambattist)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مورخہ 8 مئی 2014ء کو بیت الفضل لندن میں 10:30 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمود احمد ملک صاحب

مکرم محمود احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک عبدالحمید صاحب شرلی یو کے مورخہ یکم مئی 2014ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ تین سال قبل ربوہ سے اپنے بیٹے مکرم شاہد ملک صاحب کے پاس یو کے آئے تھے۔ آپ نے 1950ء میں فرقان فورس میں شمولیت اختیار کی۔ مسقط میں قیام کے دوران امام الصلوٰۃ اور شیخوپورہ میں زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ دفتر وقف عارضی ربوہ میں بھی کچھ عرصہ رضاکارانہ خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے اور مکرم رشید احمد ملک صاحب مرحوم کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم غلام احمد باجوہ صاحب

مکرم غلام احمد باجوہ صاحب آف داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مورخہ 7/اپریل 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو داتا زید کا میں صدر جماعت کے علاوہ کئی حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ خاموش طبع، مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، محنتی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ گھٹیالیاں سکول میں عربی اور اردو کے استاد بھی رہے۔ نیکی، صلح جوئی اور انصاف پسندی میں علاقہ بھر میں اچھی شہرت کے حامل تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی مربی ہیں۔ جن میں سے ایک مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب ساہیوال میں مربی ضلع ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم منصور احمد باجوہ صاحب شارجہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ فتح بی بی صاحبہ

مکرمہ فتح بی بی صاحبہ ربوہ مورخہ 7 مارچ 2014ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی، بہت شفیق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم غلام سرور صاحب آف احمدیہ فرنیچر ہاؤس کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم اسامہ سرور صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ سادسہ کے طالب علم ہیں۔

مکرم عبداللطیف اعوان صاحب

مکرم عبداللطیف اعوان صاحب ابن مکرم کریم بخش صاحب مرحوم دارالفتوح غربی ربوہ مورخہ 22 جنوری 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ بہاولپور جماعت میں 40 سال جنرل سیکرٹری اور محلّہ فیکٹری ایریا (سلام) میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے 5 سال خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے نامساعد حالات میں مولویوں سے ماریں بھی کھائیں۔ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مرحوم مربی سلسلہ فجی کے بھائی تھے۔

مکرم مرزا امجد بیگ صاحب

مکرم مرزا امجد بیگ صاحب ابن مکرم مرزا احسن بیگ صاحب آف کامٹا ضلع باران انڈیا مورخہ 4/اپریل 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اپنے علاقہ کے مربیان اور معلمین کے ممد ومعاون تھے۔ مرحوم موصی تھے، پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد اکرم اعوان صاحب

مکرم محمد اکرام اعوان صاحب جرمنی مورخہ 27 مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری عبدالستار اعوان صاحب ابھی چند ماہ کے ہی تھے جب یتیم ہوگئے۔ ان کی کفالت بچپن میں ان کے ماموں حضرت ولی داد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے کی اور اس طرح آپ کے والد کو بہت ہی کم عمری میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور انہوں نے ہمیشہ صدق دل سے اس عظیم نعمت کی قدر کی۔ آپ بہت منکسر المزاج، نافع الناس، خدمت گزار نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد محسن اعوان صاحب شعبہ حفاظت خاص لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم جمال الدین صاحب

مکرم جمال الدین صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب مرحوم کراچی مورخہ 24 مارچ 2014ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو جماعت نارتھ کراچی میں سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ MTA پر خطبہ جمعہ اور اخبار الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم عبدالجبار صاحب مرحوم کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بہنوئی اور مکرم مبشر احمد بابر صاحب سیکرٹری امور عامہ شکاگو امریکہ کے والد تھے۔ آپ کے ایک داماد مکرم چوہدری محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور اس وقت کنری میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم مینیجر بشیر آباد و محمد آباد سٹیٹیس مورخہ 8/اپریل 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور اپنے رشتہ داروں کی طرف سے شدید مخالفت اور تکالیف دیئے جانے پر ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے۔ آپ نے محمد آباد سٹیٹ میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی اور کثیر تعداد میں لجنہ کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ

مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید امیر ضلع نواب شاہ مورخہ 26 مارچ 2014ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، منکسر المزاج، صابرہ وشاکرہ، دعا گو اور مخلص خاتون تھیں۔ شادی کے بعد پہلے آپ کے دو بچے کم سنی میں وفات پا گئے۔ پھر 2005ء میں بڑے بیٹے کی بیماری سے وفات ہوگئی۔ پھر 2008ء میں ان کے شوہر کو شہید کر دیا گیا اور اب وفات سے صرف ایک ماہ پہلے ان کے جوان بیٹے کی وفات ہوگئی لیکن ان تمام مواقع پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور ہمیشہ راضی برضائے مولا رہیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے بہت گہری دلی وابستگی تھی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔

مکرمہ شاہینہ بشیر صاحبہ

مکرمہ شاہینہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید اللہ باجوہ صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مورخہ 25 دسمبر 2013ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری عبداللہ باجوہ رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی تھیں۔ مرحومہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مالی قربانی میں بھی آپ کا حصہ نمایاں ہے۔ باجوہ کالونی میں جو بیت الذکر تعمیر کی گئی اس کے سارے اخراجات آپ نے ادا کئے۔ بہت نیک، پارسا غریب پرور خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور ان کے دل میں جماعت کی محبت اچھی طرح راسخ کی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شبیر احمد باجوہ صاحب لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ صفیہ لطیف صاحبہ

مکرمہ صفیہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب ذیل دار چک نمبر 6/11-L ضلع ساہیوال مورخہ یکم فروری 2014ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، انتہائی سادہ، نیک، منکسر المزاج، مہمان نواز، غریب پرور، جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے گھر کو مہمان نوازی کی وجہ سے دارالضیافت کا نام ملا ہوا تھا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رضا لطیف صاحب وقف جدید کے معلم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب

مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ یکم جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نظام جماعت سے تعاون کرنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک مخلص انسان تھے۔

مکرمہ سعدیہ ناصر صاحبہ

مکرمہ سعدیہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد بیگ صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 22 نومبر 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم محمد الدین ناز صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ) کی بھابھی تھیں۔ آپ کا جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق تھا۔ چندہ کی ادائیگی میں پیش پیش رہتی تھیں۔

مکرم محمد عبداللہ صاحب

مکرم محمد عبداللہ صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب

باقی صفحہ 8 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم جون 2014ء

12:35 am فیتھ میٹرز
1:35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am راہ ھدیٰ
3:40 am سٹوری ٹائم
4:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
5:15 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:05 am الترتیل
6:30 am انصاراللہ یوکے اجتماع
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:55 am گلشن وقف نو
1:00 pm فیتھ میٹرز
2:05 pm سوال و جواب
3:10 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جون 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:25 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
7:00 pm کڈز ٹائم
7:25 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm گلشن وقف نو لجنہ

2 جون 2014ء

12:35 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
1:40 am Roots to Branches
2:00 am جماعت احمدیہ کا آسٹریلیا میں قیام
2:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
4:00 am سوال و جواب
5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am یسرنا القرآن
6:10 am گلشن وقف نو لجنہ
7:15 am Roots to Branches
7:35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 2008ء
12:30 pm کوئز۔ خلافت جوبلی
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm فرنچ پروگرام 15 جون 1998ء
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm ملیالم سروس
4:30 pm سائنس کے نئے افق
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
5:35 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2008ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm ملیالم سروس
8:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm راہ ھدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

3 جون 2014ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:30 am راہ ھدیٰ
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
4:05 am ملیالم سروس
4:35 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس
6:00 am الترتیل
6:30 am حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am کڈز ٹائم
8:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2008ء
9:10 am کوئز۔ خلافت جوبلی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:05 pm آؤ کہانی سنائیں!
1:30 pm آسٹریلین سروس
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm سپینش سروس
8:30 pm آؤ کہانی سنائیں!
9:00 pm پریس پوائنٹ
10:15 pm نور مصطفویٰ
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

4 جون 2014ء

12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء (عربی ترجمہ)
1:35 am گفتگو
2:00 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
2:55 am میدان عمل کی کہانی
3:55 am آسٹریلین سروس
4:00 am سوال و جواب
5:05 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:15 am گلشن وقف نو لجنہ
7:20 am میدان عمل کی کہانی
8:00 am پریس پوائنٹ
9:00 am آسٹریلین سروس
9:30 am آؤ کہانی سنیں!
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
1:10 pm ریئل ٹاک
2:10 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm سواحیلی سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2008ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm دینی و فقہی مسائل
8:50 pm کڈز ٹائم
9:30 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm جلسہ سالانہ کینیڈا

درخواست دعا

۞ مکرم رانا محمد صدیق صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے داماد مکرم غضنفر احمد عدنان صاحب محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ آصفہ شریف صاحبہ زوجہ مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب کا ایک آپریشن 2 مئی کو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ موصوفہ کو کمزوری اور ضعف بھی ہے۔ ابھی تکلیف کی شدت ہے اور درد بھی ہے۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21 مئی

طلوع فجر 3:33
طلوع آفتاب 5:06
زوال آفتاب 12:05
غروب آفتاب 7:04

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 مئی 2014ء

4:05 am سوال و جواب
6:10 am گلشن وقف نو
9:55 am لقاء مع العرب
11:45 am جلسہ سالانہ یوکے
2:00 pm سوال و جواب
6:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2008ء
8:05 pm دینی و فقہی مسائل
11:20 pm جلسہ سالانہ یوکے

بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر و غائب

مرحوم حیدرآباد سندھ مورخہ 15 اکتوبر 2013ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، باقاعدگی سے چندہ جات کی ادائیگی کرنے والی خوش خلق اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10